نائیجیریا

مولانا محمد انیس رشید

"عالم ناتمام" کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اس بار "نائیجیریا" کا تعارف ہدیۂ قارئین ہے۔ ——— (ادارہ)

نائیجیریا مغربی افریقہ کا ملک ہے، اس کے شمال میں نائیجیریا، شمال مغرب میں جھیل چاڈ، مشرق میں کیمرون، جنوب میں خلیج گنی اور مغرب میں بینن واقع ہیں۔ یہ ملک مغربی افریقہ کے ساحل پر واقع ہے۔ اس کی لمبائی مشرق سے مغرب میں ۱۲۸۷ کلومیٹر اور شمال سے جنوب میں چوڑائی ۱۰۵۰ کلومیٹر ہے۔ نائیجیریا کا شمالی حصہ وسیع سطح مرتفع پر مشتمل ہے۔ اس سطح مرتفع کو ہاؤسا لینڈ بھی کہتے ہیں۔ اسی سطح مرتفع کی وجہ سے نائیجیریا کا قدیم نام ہاؤسا لینڈ ہے جو بعد میں نائیجیریا سے بدل گیا۔ ہاؤسا لینڈ کی بلندی شمال سے جنوب کی طرف آہستہ آہستہ کم ہو جاتی ہے۔ نائیجیریا کے وسطی حصے میں مغرب سے مشرق تک دریائے نائیجر اور اس کی معاون ندیوں کی زرخیز وادی ہے۔ یہاں کا ساحلی علاقہ گہرا دلدلی ہے، اس کی گہرائی دس سے ساٹھ میل تک ہے۔ ساحل ۸۵۳ کلومیٹر ہے۔

نائیجیریا کا رقبہ ۹۲۳۷۶۸ کلومیٹر ہے۔ اس کی آبادی ۱۳ کروڑ کے قریب ہے۔ دارالحکومت کا نام ابوجہ ہے۔ یہاں کے بڑے شہروں میں لاگوس، عبادان، کانو، سوکوٹو، آبا، پورٹ ہارکوٹ، ابوکوٹا، کالابر، ایڈی، اینوگو، کاڈونا، زاریا اور موشین شامل ہیں۔ نائیجیریا کی سرکاری زبان انگریزی ہے۔ اس کے علاوہ بعض علاقائی زبانیں بھی یہاں بولی جاتی ہیں۔ جن میں ہاؤسا، یوروبا اور ایبو شامل ہیں۔ یہاں کی آبادی کے پچاس فیصد لوگ مسلمان ہیں جب کہ ۳۸ فیصد لوگ عیسائی ہیں۔ باقی لوگ دیگر مذاہب کے پیروکار ہیں۔ نائیجیریا میں ڈھائی سو کے قریب نسلی قبائل آباد ہیں جن میں بیس فیصد ہاؤسا قبائل، بیس فیصد یوروبا، ۱۷ فیصد ایبو، نو فیصد فولانی ہیں۔ باقی دیگر چھوٹے نسلی قبائل آباد ہیں۔ نائیجیریا کا یوم آزادی یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء ہے۔ جب کہ سات اکتوبر ۱۹۶۰ء کو اقوام متحدہ کی رکنیت اسے حاصل ہوئی۔ انتظامی طور پر نائیجیریا کو تیس ریاستوں اور ایک دارالحکومت میں تقسیم کیا گیا ہے۔ نائیجیریا کے موسمی حالات دوسرے ممالک سے مختلف ہیں۔ یہاں ہر علاقے کا موسم دوسرے علاقے سے مختلف ہے۔ البتہ مجموعی لحاظ سے یہاں کا موسم گرم اور مرطوب ہوتا ہے اور اپریل سے اکتوبر تک بارشیں ہوتی ہیں۔ اہم زرعی پیداوار میں کوکو، تمباکو، پام، مونگ پھلی، کپاس، سویابین، جوار، دالیں، گنا، ربڑ، ناریل، کیلا اور چاول شامل ہیں۔ معدنیات میں تیل، گیس، کوئلہ، لوہا، چونا، جست، سونا اور قلعی شامل ہیں۔ یہاں کی مصنوعات میں خام تیل، فوڈ پراسیسنگ، گاڑیوں کی اسمبلنگ، ٹیکسٹائل، سگریٹ، جوس، پلائی ووڈ، سیمنٹ، سرامک اور بجلی کا سامان شامل ہیں۔ نائیجیریا میں ۱۴ ہوائی اڈے ہیں جب کہ لاگوس، پورٹ ہارکورٹ، واری اور کالابر بڑی بندرگاہیں ہیں۔

نائیجیریا کے بارے میں مشہور ہے کہ اس علاقے میں ہزاروں برس سے لوگ آباد ہیں۔ یہاں تک کہ ایسے وقت کی باقیات بھی نائیجیریا سے دریافت ہوئی ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ باقیات قبل از تاریخ کی ہیں۔ نائیجیریا کے مختلف علاقوں میں گیارہویں صدی عیسوی میں اسلام کی دعوت پہنچی اور وہاں کے کئی قبائل نے اسلام قبول کیا۔ البتہ اس وقت تک اسلام نائیجیریا کے تمام قبائل تک نہیں پہنچا تھا۔ تقریباً ۱۳۰۰ء کے دوران ان اُس وقت بورنو اسلامی ثقافت کا اہم مرکز بن چکا تھا۔ ادریس علومہ کا علاقے میں بڑا اثر ورسوخ تھا، اس نے رفتہ رفتہ اپنی سلطنت کا دائرہ مشرقی علاقے میں پھیلانا شروع کیا اور کئی ہاؤسا ریاستوں کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ اس وقت بورنو سلطنت کی تجارت شمالی افریقہ اور مشرق وسطی کے ممالک سے قائم تھی۔ انیسویں صدی کے آغاز میں اس علاقے میں فولانی قبائل سے تعلق رکھنے والے عثمان دان فودیو کی قیادت منظر عام پر آئی۔ عثمان نے ہاؤسا ریاستوں کے ساتھ اعلان جنگ کرکے نائیجیریا کے شمالی علاقوں پر قبضہ کرلیا اور وہاں وسیع تر علاقے میں ہاؤسا لینڈ کے نام سے اپنی سلطنت قائم کی اور اسے ''خلافت سوکوتو'' کا نام دیا۔

یورپ والوں نے جب افریقہ کا رخ کیا تو پرتگالی پہلے یورپی تھے، جو نائیجیریا پہنچے۔ انھوں نے بینن کی سرحد کے قریب اپنے تجارتی مراکز قائم کیے۔ پرتگالیوں کے بعد انگریزوں اور دوسرے یورپیوں نے بھی اس علاقے میں قدم جمائے تو ان لوگوں نے دریائے نائیجیریا کے علاقے میں تجارتی اسٹیشن قائم کیے اور یہاں غلاموں کی تجارت شروع کی۔ انیسویں صدی نصف اول میں انگریز یہاں کی تجارت پر چھا گئے۔ اس دوران پام آئل کی صنعت علاقے کی اہم تجارت بن گئی اور دریائے نائیجیریا کا علاقہ ''تیل کا دریا'' کے نام سے مشہور ہوگیا۔ اس دوران برطانوی تاجر لاگوس میں آباد ہوچکے تھے۔ رفتہ رفتہ ۱۸۵۱ء میں برطانیہ نے لاگوس کی بندرگاہ پر قبضہ کرکے علاقے میں اپنا اثر ونفوذ بڑھانے کی کوشش کی۔ اگلے دس برس تک برطانیہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہوچکا تھا۔ اس کے بعد مقامی سرداروں کے ساتھ کئی معاہدے کرکے جنوبی نائیجیریا میں ''برٹش آئل روورز'' کے نام سے برطانیہ کے زیر حفاظت علاقے کا قیام عمل میں آیا۔ اس زیر حفاظت علاقے کی حفاظت کے لیے برطانیہ نے ''رائل نائیجر کمپنی'' قائم کی۔ اس کے بعد ۱۸۸۶ء میں رائل نائیجر کمپنی نے فیصلہ کیا کہ زیر حفاظت علاقے کی حکومت کمپنی کے پاس رہے گی۔ ۱۸۹۷ء میں جنوب مغرب میں واقع سلطنت دہومی کا علاقہ بھی اس میں شامل کردیا گیا اور پھر یہ پھیل کر جنوب مشرق تک وسیع ہوگیا۔ ۱۹۰۰ء میں برطانیہ نے شمالی نائیجیریا کو بھی اپنا زیر حفاظت علاقہ قرار دے دیا۔ اس دوران برطانوی فوجوں نے تمام شمالی علاقوں کو فتح کرلینے کے بعد مسلمانوں کا مضبوط گڑھ کانو پر بھی قبضہ کرلیا۔ اس طرح برطانیہ نے شمالی اور جنوب نائیجیریا پر قبضہ کرلیا۔ اگرچہ انگریزوں کو خاص مزاحمت کا سامنا بھی کرنا پڑا تاہم انھوں نے تمام مزاحمتوں کو کچل دیا۔ ۔۔۔ کم جنوری ۱۹۱۴ء کو برطانیہ نے شمالی اور جنوبی نائیجیریا کو ملا کر ایک برطانوی کالونی اور برطانوی زیر حفاظت علا   کہ اس کالونی کا دارالحکومت بنادیا۔ تاہم اس دوران مقامی باشندوں نے سر اٹھانا شروع کردیا اور حکومت ...   کرنے کا مطالبہ شروع کردیا۔ رفتہ رفتہ عوامی مطالبہ اتنا طاقتور رہا کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد عوام نے دائی

کردیا۔ برطانیہ نے اس کا حل یہ نکالا کہ نائیجیریا کو تین حصوں میں تقسیم کرکے ہر حصہ کی الگ اسمبلی قائم کردی، اسمبلی کے اراکین برطانوی اور نائیجیرین قوم پر مشتمل تھے۔ اس کے بعد یکم اکتوبر ۱۹۵۴ء کو پورے نائیجیریا کو پانچ حصوں میں تقسیم کرکے ایک وفاقی حکومت کے تحت کردیا اور ہر علاقے کو داخلی خودمختاری دے دی۔ ۱۹۵۶ء میں نائیجیریا میں تیل دریافت ہوا۔ یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کو نائیجیریا نے آزاد ملک کی حیثیت حاصل کرلی۔ اگرچہ اس وقت بھی آئینی طور پر نائیجیریا پر ملکہ برطانیہ کی بادشاہت برقرار تھی۔

اکتوبر ۱۹۶۵ء میں آزاد نائیجیریا کے پہلے عام انتخابات ہوئے۔ ۱۵ جنوری ۱۹۶۶ء کو نائیجیریا میں فوجی انقلاب برپا ہوا، وزیراعظم سمیت حکومت کے کئی اعلیٰ عہدیداران کو قتل کردیا گیا، فوج نے اقتدار پر قبضہ کرکے ملک میں کئی اہم تبدیلیاں کیں جس کے نتیجے میں وہاں قبائلی جنگ چھڑ گئی اور پھر ہزاروں لوگ اس جنگ کی بھینٹ چڑھ گئے۔ اس کے بعد اگرچہ حالات نسبتاً پرسکون ہوگئے تاہم یہ پُرسکون حالات اگلے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔ ۲۷ مئی ۱۹۶۷ء کو نائیجیریا کو بارہ ریاستوں میں تقسیم کرکے ایک نئے انداز میں چلانے کی کوشش کی گئی جسے ملک کے مشرقی حصے کے بعض بااثر افراد نے مسترد کردیا اور پھر نتیجتاً اس حصے کو نائیجیریا کی وفاقی حکومت سے یک طرفہ طور پر بیافرا کے نام سے علاحدہ آزاد جمہوریہ کا درجہ دینے کی کوشش کی گئی جسے وفاقی حکومت نے تسلیم کرنے سے انکار کردیا اور پھر بیافرا اور وفاقی فوجوں کے درمیان خونریز جھڑپیں شروع ہوگئیں۔ آخر بیافرا والے محصور ہوگئے، ان کے لیے اناج اور غلّے کی سپلائی رک گئی، پورے علاقے میں قحط پڑ گیا، اس طرح پانچ لاکھ افراد بھوک اور بیماری کا شکار ہوکر مر گئے۔ آخر دسمبر ۱۹۶۹ء میں بیافرا والوں کو شکست ہوگئی اور پورا علاقہ وفاقی حکومت کے زیرنگیں آگیا۔ جنگ کے خاتمے کے بعد نائیجیریا نے اقتصادی اور معاشی طور پر مستحکم ہونا شروع کردیا۔ مشرقی علاقہ تیل سے مالا مال ہے۔ نائیجیریا نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور آئل انڈسٹری نے خوب ترقی کی۔ نائیجیریا کا شمار دنیا میں تیل پیدا کرنے والے ممالک میں پانچویں نمبر پر ہونے لگا۔ تیل کی دولت سے حکومت نے متعدد ترقیاتی منصوبوں پر کام شروع کردیا۔ عوام کا معیار زندگی بلند ہونے لگا۔ ملک بھی ترقی کرتا رہا۔ یہ ساری ترقی چونکہ تیل کی بدولت ممکن ہوسکی اور تیل کے ذخائر مشرقی علاقوں میں ہیں، اس لیے ملک میں سیاسی بے چینی برقرار رہی، مشرقی علاقے والوں کو شکایت رہی کہ ان کی پیداوار سے ملک کے دیگر حصوں کو نوازا جارہا ہے۔ جب کہ اصل ترقی ملک کے مشرقی حصے میں ہونی چاہیے تھی۔ اس کے بعد نائیجیریا مسلسل عدم استحکام کا شکار رہا۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۸۰ء میں تیل کی آمدنی بیس ارب ڈالر تھی جو ۱۹۸۲ء میں کم ہوکر دس ارب ڈالر رہ گئی اور نائیجیریا قرضے ادا کرنے کے قابل نہ رہا۔ یہ صورتحال مسلسل برقرار رہی۔ نائیجیریا سیاسی عدم استحکام کے باعث تیل کی دولت سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہ کرسکا۔ اس کے علاوہ ہر حکمران نے ملکی دولت پر ہاتھ صاف کرکے کرپشن کے ہاتھی کو خوب موٹا کیا۔ یہاں تک کہ ۱۹۹۸ء میں تیل پیدا کرنے والا اور تیل کی دولت سے مالا مال نائیجیریا دنیا کا ۱۳واں غریب ترین ملک بن گیا۔ ☆☆☆